یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRITSA[R]

# لله الحمد

# اہلحدیث

نمبر ۳

امرتسر ۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۳ جون سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

## اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

## قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ عـہ

والیان ریاست سے ۔ عـہ

روٴسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ۔ عہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

## ضروری گذارش

اپنے معزز ناظرین اخبار سے بارہا عرض کیا گیا ۔ کہ اپنا نمبر چٹ ضرور لکھا کریں ۔ مگر ہمارے مہربان توجہ مبذول نہیں فرماتے ۔ اور بعض اصحاب لکھتے بھی ہیں تو بجائے نمبر چٹ کے اخبار کا رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ امید ہے ۔ کہ ہمیں اپنے معزز اصحاب سے آئندہ شکایت کا موقع نہ ملیگا ۔

# نفسِ ناطقہ اور اوس کے کام

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۹) تعلقات کا مطالعہ :- آؤ! اب پھر اُسی قصہ کی طرف رجوع کریں ۔ اور خاص اپنی تحریر کی کسی ایسی ہی بات کو یاد کر کے اُس قصہ کو گرم اور تازہ کریں

اِس تمام تجربہ کے امتحان سے جو بات ثابت ہوتی ہے ۔ یہ قصہ اس پر صاف طور پر دلالت کرتا ہے ۔ یعنی یہ بات کہ تجربہ کی مختلف صورتیں (مثلاً توجہ ۔ ادراک ۔ یادداشت وغیرہ) ایک دوسرے پر منحصر ہیں ۔ جس حیثیت سے یہ حکایت اُوپر بیان کی گئی ہے ۔ اِس سے ثابت ہو گیا ہے کہ شوق کے تاثر نے کس طرح توجہ کو بیدار اور قائم کر دیا ۔ اور توجہ نے ادراک کے نشو و نما پر کیونکر اثر ڈالا ۔ کیونکہ اگر ہمکو شوق نہ ہوتا اور ہم توجہ نہ کرتے ۔ تو ہم اُس شخص کے پاس سے غالباً یونہی بغیر شناخت کئے نکل جاتے ۔

اِس حکایت سے یہ بھی ثابت ہو گئی ہے ۔ کہ مشابہت اور عدم مشابہت پر کس طرح غور کرنی چاہئے اور پوری شناخت سے چیزوں کا ادراک کرنیکی غرض سے تصور کرنا ۔ یاد کرنا اور خیال کرنا ضروری ہیں ۔ اس حکایت سے یہ بھی ثابت ہے ۔ کہ شوق اور توقع وغیرہ کے تاثرات کس طرح ادراک اور خیالات پر اثر ڈالتے ہیں ۔ اور علیٰ ہذا القیاس تاثرات پر ادراک ۔ حافظہ اور خیالات کا اثر کس طرح پڑتا ہے اور آخر میں ہمکو یہ بات معلوم ہوئی ہے ۔ کہ تدبیر اور پسند کی طرف تاثرات رہنمائی کرتے ہیں ۔ اور اگر ٹھیک ٹھیک اس بات پر غور کریں ۔ تو اس سوال کو حل کرنے کے ارادہ ہی میں کہ یہ کون شخص دور سے آرہا ہے ؟ ایک طرح کی تدبیر یا پسند مضمر ہے بلکہ توجہ اور حافظہ کی اُس تمام کوشش میں بھی جس نے آخرکار اس سوال کے حل کرنے کی طرف ہدایت کی تھی ۔ یہی بات پائی جاتی ہے ۔

(۱۰) مطالعۂ ذات :- ایک اور واقعہ جو اس تمام مطالعہ کو صحیح طور پر سمجھنے کیلئے بہت ضروری ہے اُسکو دریافت کرنے کے لئے ہمکو اپنے قصہ کے معنوں پر زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ اگر ہم اپنے دل سے یہ سوال کریں ۔ کہ وہ ادراک ۔ خیال ۔ تاثر ۔ تدبیر وغیرہ کس شخص کے تھے ؟ تو ہمکو فوراً یہ جواب ملے گا ۔ کہ یہ سب چیزیں درحقیقت میری ہی تھیں ۔ میں نے دیکھا تھا ۔ میں نے ادراک کیا تھا ۔ میں نے یاد کیا تھا ۔ میں خوش یا پریشان ہوا تھا ۔ میں نے تدبیریں کی تھیں ۔ میں نے پسند کیا تھا " ۔ اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی ؟ تمکو کس طرح معلوم ہو گیا ۔ کہ ادراک کرنے خیال کرنے ۔ اثر قبول کرنے اور تدبیر کرنے کے واقعات تمہارے نفس سے تعلق رکھتے ہیں ؟ تو اس کے جواب میں معمولی آدمی غالباً صرف منہ دیکھتا رہجائیگا ۔ مگر یہ منہ دیکھنا گویا یہ کہنا ہے کہ اس قسم کے واقعات کی بابت یہ خیال کرنا کہ وہ نفس کے سوا کسی دوسری شئے سے متعلق ہیں میری طاقت سے بالکل باہر ہے ۔

بیشک جب میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ واقعات پیش آرہے ہیں ۔ یا اس بات کو یاد کرتا ہوں ۔ کہ وہ پیش آئے تھے ۔ تو میں یہی سمجھتا ہوں ۔ اور یہی یاد کرتا ہوں ۔ کہ وہ سب میرے ہی نفس سے تعلق رکھتے ہیں ۔ جو واقعات مجھے اس طرح معلوم ہوئے ہیں یا مجھے یاد ہیں ۔ اُن سب کا موضوع میں ہی ہوں ۔ پس علم النفس میں اسی حیثیت سے اس قسم کے واقعات پر بحث کی جاتی ہے ۔ اسکو باطنی حیثیت کہتے ہیں ۔ کیونکہ علم النفس کسی موضوع یا نفس اسکے تجارب و افعال کا مطالعہ ہے ۔

پس ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ علم النفس میں اُن تمام واقعات سے بحث ہوتی ہے ۔ جن کا مطالعہ اس حیثیت سے کیا جاتا ہے کہ وہ دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں ۔ اور کسی خاص شئے سے جسکو موضوع یا شخص کہتے ہیں متعلق ہیں جسکو

ahmadimuslim.de

ہر شخص معمولی طور پر لفظ "میں" یا "ہمیں" "خود" سے تعبیر کرتا ہے - اسی باطنی تعلق سے اس علم کے واقعات کا مطالعہ کرنے کے ذریعہ سے یہ علم بحیثیت سائینس ترقی کرسکتا ہے - کیونکہ اس علم میں جن واقعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے - وہ وہی خیالات - تاثرات اور تدابیر ہیں جنکی نسبت ہر ایک موضوع جب کبھی ان کا خیال کرتا ہے - یہی کہتا ہے - کہ وہ خاص میرے ہی ہیں +

(۵) **شعور اور نفس** - یہاں تک ہمنے اُن مختلف قسم کے واقعات کا ذکر کیا ہے - جن سے علم النفس بحث کرتا ہے - مثلاً توجہ - ادراک بذریعہ حواس - یادداشت - خیال - تاثر - تدبیر وغیرہ کے واقعات لیکن ہمکو ایک ایسی اصطلاح کی ضرورت ہے جو ان سب پر بالاشتراک صادق آسکے - کیونکہ اگر ان تمام واقعات پر اس حیثیت سے غور کی جائے - جس حیثیت علم النفس اُن پر بحث کرتا ہے - تو اُن میں فی الحقیقت کوئی نہ کوئی شئے مشترک ضرور پائی جاتی ہے - اب ہم اس شئے کو - جو ان سب بالاشتراک تعلق رکھتی ہے شعور کے نام سے نامزد کریں گے - اور یہ سوال کہ شعور سے کیا مراد ہے؟ اگر ممکن ہوا - تو ہم زیادہ تخصیص کے ساتھ اس سوال کے جواب کو آئندہ پر چھوڑدیں گے - پس توجہ - ادراک حافظہ - تصور - خیال - تاثر - اور پسند ان سب کو شعور کی مختلف صورتیں کہ سکتے ہیں - یا اگر زیادہ اچھی طرح بیان کیا جائے - تو یہ کہینگے - کہ کسی شئے پر توجہ کرنا - خواہ وہ کوئی شئے ہو - کسی شئے کا ادراک کرنا - خواہ شئے مدرکہ کچھ ہی ہو - کسی شئے کو یاد کرنا خواہ شئے یاد کردہ کچھ ہی ہو - وغیرہ یہ سب شعور کی حالتیں یا اس کے عمل ہیں +

مگر ان تمام مختلف صورتوں میں ہم ہی شعور حاصل کرتے ہیں - ہم ہی ان تمام مختلف عملوں کو پورا کرتے ہیں - یا - اُن تمام مختلف حالتوں میں موجود رہتے ہیں - اگر اس حیثیت سے نظر کی جائے - کہ ہم ذی شعور بننے کے قابل ہیں - اور ان تمام مختلف صورتوں میں شعور حاصل کرنے کی سب قابلیت رکھتے ہیں - تو ہم اپنے آپ کو نفس یا روح کے نام سے موسوم کرسکتے ہیں - اسی وجہ سے صفت "روحانی" (یا نفسانی) کا اطلاق ان ہی تمام واقعات - افعال اور حالتوں پر ہوسکتا ہے - پس ان سب کو بحیثیت مجموعی اپنی روحانی زندگی - یا اپنے نفس کی زندگی کہ سکتے ہیں -

(۶) **علم النفس کی تعریف** :- جو کچھ یہاں تک بیان کیا گیا ہے اب اُس کا ماحصل مفصلہ ذیل تعریف میں بیان کیا جاسکتا ہے -

**علم النفس وہ سائینس ہے جسمیں شعور کی حالتوں یا واقعات سے بحیثیت کذائی بحث کیجاتی ہے اور اس اعتبار سے یہ علم اُن حالتوں کے اس موضوع کی زندگی کا سائینس کہلاتا ہے - جسکو "خود" یا "نفس" کہتے ہیں"**

علم النفس میں بحیثیت سائینس صرف واقعات سے بحث نہیں ہونی چاہئیے - اور صرف یہی بات نہیں بتانی چاہئیے کہ وہ واقعات کیا ہیں اور باہمی مشابہت یا عدم مشابہت کے لحاظ سے دوسرے سے کس طرح تمیز کئے جاسکتے ہیں بلکہ اُن کی تشریح بھی کرنی چاہئیے - کہ وہ کن کن حالتوں میں واقع ہوتے ہیں - کس ترتیب سے واقع ہوئے ہیں - اور یہ بات بھی کہ پیچیدہ اور بعد کے واقعات آسان اور ابتدائی واقعات پر کس طرح منحصر ہیں - پس علم النفس کا مقصد یہ ہے - کہ روحانی زندگی کے نشوونما کو بیان کرے - اور اس کی تشریح کرے - (عقلمند بلاک)

## مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

ماہ مارچ کے رسالے میں جو اعتراضات خمسہ چکڑالوی صاحب نے کئے تھے اُن کے جوابات تو لفضلہ تعالے دیدے گئے - اپریل کے رسالے میں بھی ایک مضمون اسی قسم کا نکلا ہے - جس کے دیکھنے سے ان بیچاروں کی اندرونی حالت کا نقشہ معلوم ہوتا ہے - کہ کہانتک انکو حقانیت سے عداوت اور سچائی سے ضد ہے اپریل کے رسالے میں اور حدیثوں پر اعتراض کئے گئے ہیں مگر

ahmadimuslim.de

الے کہ ان اہل قرآن کی قرآن دانی کا خاتمہ کر دیتے ہیں - اعتراض سے پہلے ایک تمہید ہے - جس میں جی کھولکر حدیث اور حدیث کے ماننے والے دنیا کے کل مسلمانوں کو خوب ہی کوسا ہے -

"نقل مشہور ہے نہ اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہیں - عجیب الخلقت ہے - افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت - یہی حالت احادیث کی ہے - اونٹ کی فطرت صرف ریگستان میں چلنے کی ہے نہ کہ کوہستان اور تری کے میدان میں جہاں پاؤں پھسلتے ہی اس غریب کی ٹیڑھی پسلی کا تار و پود بکھر جاتا ہے - پس ایڈی بیڈی بے سروپا مسلّم و لیکن حدیثیں بقلدین ائمہ و مقلدین رواۃ (اہلحدیث) کی ہی ریل چلتی ہیں اور جو لوگ صراطاً سویاً سیدھی راہ (قرآن مجید) پر چلتے ہیں - وہ احادیث کو تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور اور ناقابل اعتماد سمجھتے ہیں - وہ تو فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ یومنون الایۃ پر عمل کرتے ہیں -"

ہاں صاحب! قرآن مجید میں بھی آپکی اس تقریر کی تصدیق پائی جاتی ہے - جہاں ارشاد ہے - مَا تُغْنِی الْآیَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا یُؤْمِنُوْنَ - یعنے نہ ماننے والوں کو نہ کوئی نشان نفع دے سکتا ہے نہ ڈراوے - پھر آپ لکھتے ہیں :-

"ظاہر ہے کہ جیسے رسالہ اشاعۃ القرآن جاری ہوا ہے عاملین بالفقہ اور عاملین بالحدیث (دو نو قسم کے مقلدین) پر قیامت برپا ہے اور جیتے جی ہی انگاروں پر لوٹ رہے ہیں - حیلوں - حوالوں اور طرح طرح کی فضول تاویلوں سے قرآن کو گھٹاتے اور عمرو زید کے کلام یعنے حدیث کو بڑھاتے ہیں - کیا قرآن کی رو سے یہ لوگ مسلمان ہیں؟ کیا قرآن معطل چھوڑ دینے کو نازل ہوا ہے؟ کیا قرآن میں احادیث پر عمل کرنے کا حکم ہے؟ کیا آنحضرت صلعم بجائے رسول ہونے کے مختار، جز و کل اور وکیل ہیں؟ خدا تعالیٰ تو آپ کو یہ حکم دیتا ہے - قل (او ادری) ما یفعل بی ولا بکم (یعنی کہدے اے محمد صلعم کہ میں نہیں جانتا کہ میرے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جاوے گا) بھلا کوئی موکل اپنے وکیل کو ایسا حکم دیتا ہے؟ اس صورت میں تو وکیل وکیل ہی نہیں رہتا - پیغمبر صاحب کو تو یہ بھی معلوم نہیں - کہ خدا تعالیٰ قیامت کو ان کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا - اور مقلدین آپ کو شفیع یقین کرتے ہیں - یہ شفاعت کا مسئلہ کیا نصاریٰ کے مسئلہ کفارہ سے کچھ کم ہے؟ اس سے بڑھکر شیعہ نے امام حسین کے خون کو امت کا کفارہ بنا دیا - اور ان کے مجتہدوں نے حکم لگا دیا - کہ من بکی علی الحسین وجبت لہ الجنۃ - یعنی جو شخص حسین پر رویا - اس پر جنت واجب ہو گئی - لیجئے تکالیف شرعیہ نماز - روزہ حج - زکوۃ سب ساقط ہو گئیں - پیغمبر صاحب علیہ السلام اور حسین نے سب کو بخشوا دیا - بہت سستے چھوٹے ہلدی نہ پھٹکری اور جنت میں داخل - پس شیعہ اور سنی دونوں ایک گھاٹ اترے ہیں -"

قیامت تو کیا بپا ہوتی - البتہ قیامت کی علامت بیشک دیکھی گئی ہے - چنانچہ رسالہ اشاعۃ السنہ میں بھی اس امر کی تصدیق کی گئی ہے - کہ وہ اسلئے کہ حدیث شریف میں ہے :-

یَفْشُو الْجَھْلُ وَیُرْفَعُ الْعِلْمُ قَبْلَ الْقِیَامَۃِ یعنے قیامت سے پہلے جہالت کا شیوع ہوگا اور سچا علم (جو مشکوۃ نبوت سے دنیا میں آیا ہوگا) اٹھ جائیگا - گو ابھی تک خدا کے فضل سے قرآن و حدیث دیگر علوم حقہ کی ترقی ہے - اور کسی ایسے ویسے کی ناکام کوشش سے کچھ فرق نہیں آیا - لیکن ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے رہے دور زباں سیٹی رہا ہو

بیشک قرآن مجید کی عظمت کم کرنیوالا بے ایمان ہے مگر افترا کرنیوالا بھی از فرمان والا شان - جسمیں ارشاد ہے :-

ahmadimuslim.de

ان الذین یوذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و اثما مبینا:- یعنے جو لوگ کسی مسلمان کو بغیر کرنے کسی گناہ کے تکلیف دیے - یعنے ناکردہ گناہ اوسکی طرف نسبت کرے

تو اُس نے بڑا ہی بہتان اور صریح گناہ اپنے سر پر اُٹھایا پس آپ سوچ لیں - کہ خدا کی سچی کتاب جسکی بظاہر آپ تائید کرتے ہیں - آپ کے حق میں کیا فیصلہ کرتی ہے - ہاں یہ سوال معقول ہے - کہ کیا قرآن میں احادیث پر عمل کرنے کا حکم ہے؟ بیشک ہے اور ہم بارہا ثبوت دیچکے ہیں سُنئے خدا فرماتا ہے!:-

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر

یعنے ایمانداروں اور مسلمانوں کیلئے اللہ کا رسول ایک عمدہ نقشہ ہے پس اس نمونہ کے مطابق عمل کریں - دیکھئے رسول علیہ السلام کو مسلمانوں کے لئے کیسا نقشہ بنایا ہے - کہ ہر ایک کام میں اُن کی پیروی کی جاوے - کسی خاص امر اور فعل میں نقشہ نہیں فرمایا - بلکہ عام طور پر اسوہ لکھا ہے - پس بموجب اس آیت کے ضرور ہے - کہ مسلمان آنحضرت کی چال چلن اختیار کریں پس وہ بجز احادیث کے کیونکر ممکن ہے - کہاں سے آپ بتلا سکتے ہیں - کہ آپ دن کو کیا کرتے تھے رات کو کیا کرتے تھے گھر میں آپکا برتاؤ طریق کیا تھا؟ باہر کیا تھا مجلس میں کیا تھا؟ خلوت میں کیا تھا؟ یہ تو کیا ہی ثابت کریں گے - آجتک نماز کا طریق تو آپ سے ثابت نہ ہو سکا - ہاں آیت ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کے خوب معنے سمجھے کہ قیامت کے روز سے متعلق ہے - کیوں نہ ہو - اہل قرآن کی تفسیر دانی بھی تو ہے - کہ خود قرآن ہی کے خلاف جبتک نہ ہو - تفسیر ہی کیا ہوئی - سنئے مولانا اگر یہ آیت قیامت کے متعلق ہے - تو دوسری آیت کے کیا معنے ہیں - جس میں ارشاد ہے:-

یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم و بایمانھم

یعنے قیامت کے روز خداوند تعالی پیغمبر علیہ السلام کو اور اُن کیساتھ والے ایمانداروں کو ذلیل نکریگا - بلکہ اونکا نور اُن کے دائیں بائیں چلتا ہوگا - ایک اور آیت میں فرمایا:-

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا - یعنے ضرور تیرا پروردگار تجھے ایک عالیقدر محمود مقام پر قایم کرے گا - اور فرمایا -

ولسوف یعطیک ربک فترضی

یعنے تیرا پروردگار تجھے اتنا دیگا - کہ تو راضی ہو جاوے گا - کہیئے! اتنی آیات صریحہ کے ہوتے بھی آپنے اس آیت کو قیامت کے متعلق کرکے یہ کہدیا - کہ آنحضرت کو خود اپنے انجام اور حشر کی خبر نہ تھی - جسکے صاف یہ معنے ہیں - کہ آنحضرت کو خود اپنی نجات کے ہونے کی بھی خبر نہ تھی - اگر آپ کے یہ معنے صحیح ہوں تو کچھ شک نہیں - کہ عیسائیوں کے اعتراضات پچھاڑ خوب زور سے پڑیگی اور آپ اسکے باعث ہونگے جسکی جزا خیر کے مستحق بھی آپ ہی ہونگے -

ایک کمال آپنے یہ کیا - کہ اہل قرآن کہلا کر قرآن کی آیت بھی صحیح نہیں لکھی یعنے:- قل لا ادری - حالانکہ تمام قرآن میں یہ الفاظ نہیں ملتے -

رہا شفاعت کا مسئلہ اس میں بھی آپنے کجی سے کام لیا اہل قرآن کہلا کر خود قرآن کو بھی خوب غور سے نہیں دیکھا سُنئے ہم جو استدلال مسئلہ شفاعت پر کریں گے - آپ کے گدھے کی علمی قوت سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا - غور سے سنئے! خدا فرماتا ہے:- ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما:- یعنے منافق اگر اپنے نفسوں پر ظلم کرکے حضور نبوی میں آتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے - اور رسول علیہ السلام بھی اُن کے لئے بخشش مانگنا چاہتے تو ضرور خدا اُن کو بخشدیتا - کہئے یہ شفاعت ہے یا کچھ اور اسی دنیا میں خدا اپنی نبی کی شفاعت سے گناہ بخشدینے کا وعدہ کرتا ہے - تو قیامت میں شفاعت سے آپکو کیوں استعجاب ہے - بحالیکہ خود خدا فرماتا ہے:-

ahmadimuslim.de

لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا

ایک مقام پر فرمایا:-

لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَھُمْ مِّنْ خَشْیَتِہٖ مُشْفِقُوْنَ :-

یعنے انبیاء اور ملائکہ خدا کے اذن سے شفاعت کرسکیں گے

جب قرآن شریف سے بالاجمال انبیاء علیہم السلام کی شفاعت کا ثبوت ملتا ہے۔ اور خصوصاً سید الانبیاء کی شفاعت دنیا میں بھی ثابت ہے۔ اس اجمال کی تفصیل اگر حدیث نبوی سے ثابت کردی جائے۔ تو آپ جیسے معترض کو اعتراض کرتے ہوئے یہ خیال بھی تو نہیں آتا۔ کہ تفصیل کے انکار سے اجمال کا انکار بھی لازم آئیگا۔

باقی امام حسین رضی اللہ عنہ کی بابت کوئی شیعہ آپکو جواب دیگا۔

پھر آپ لکھتے ہیں:-

"مقلدین رواۃ (اہلحدیث) شخصی مقلدین پر اعتراض کرتے تھے کہ یہ لوگ قول امام کے مقابلے میں احادیث کو نہیں مانتے ہیں۔ اور مشرکین فی الرسالۃ ہیں۔ ایسے اور بھی ہیں اب تمہارے پول کا سر نیچا ہو گیا۔ یعنے اہلحدیث قرآن کو نہیں مانتے۔ اور اس کے مقابلے میں ہزارہا راویوں کے اقوال کو مانتے ہیں۔ مقلدین ائمہ اربعہ تو اپنے ایک ہی امام کے مقلد تھے۔ اہلحدیث نے ہزارہا امام بنالئے جو ضعیف سے ضعیف حدیث کا راوی بھی جو کچھ کہے وہ صحیح اور کروڑوں مقلدوں کا ایک مستند اور مسلمہ امام جو کچھ کہے وہ غلط۔ یہ تو مقلدین سے بھی بدتر نکلے اگر وہ مشرکین فی الرسالۃ ہیں۔ تو یہ حدیث پرست مشرکین فی التوحید ہیں۔ دونوں ٹکسالوں کے سکوں میں کچھ بھی فرق نہیں۔ اب رہا کھوٹا یا کھرا۔ یہ قرآن مجید کے کہنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ ماحصل یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کے چھوڑنے والے اور ایک معنے سے قرآن مجید کو منکر سب ہی ہیں۔"

اس کلام میں بھی آپنے اپنے معمولی کذب اور افترا سے کام لیا ہے جبتک کوئی مثال آپ نہ دیں گے۔ کہ فلاں امر میں اہلحدیث نے خلاف ضعیف سے ضعیف راوی کے قول کو قرآن شریف پر ترجیح دی ہو۔ آپ جواب کے مستحق نہیں۔ آپکو ذرہ بھر بھی خدا کا خوف ہوتا تو آپ کبھی بھی یہ نہ کہتے۔ آپکو یاد نہیں۔ کہ اہل حدیث کا تو مذہب ہے۔ کہ سوائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی راوی کا قول سند نہیں۔ خواہ صحابی ہو۔ یا تابعی۔ ایسے قول کو اہل حدیث بروایت موقوفہ کہتے ہیں۔ اصول حدیث کی تمام کتابوں میں بالتصریح ملتا ہے۔ کہ اقوال موقوفہ سند نہیں۔ دیکھو شرح نخبہ مقدمہ ابن الصلاح وغیرہ کسقدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ آپ اہل قرآن ہوکر ناحق جھوٹے افترا لگا کر اپنی فتح کا نقارہ بجانا چاہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا اور کسی فریق یا کسی شخص پر ناحق کے افترا لگانا ایسا کبیرہ گناہ ہے۔ کہ پائخانہ کھانے کے برابر ہے۔ سچ کہنا یہ وصف آپنے پنڈت دیانند سے سیکھا ہے۔ یا لیکھرام یا دہرمپال سے۔ ان تینوں میں سے ایک کی شاگردی تو آپنے ضرور کی ہے۔

جس طرح گورپرستوں اور پیرپرستوں نے اپنے ولیوں اور پیروں کی کرامتوں کے خلاف قصے اپنی اپنی کتابوں میں گھڑ رکھے ہیں۔ کہ فلاں قطب نے یہ کہا۔ اور یوں کہا اور فلاں غوث نے یہ حکم دیا۔ اور یہ کرشمہ دکھایا یہی کیفیت راویان حدیث کی ہوئی۔ ہزارہا لغو اور خلاف عقل حدیثیں بھری ہوئی ہیں جنکو مثل قرآن بنایا اور یقین کیا جاتا ہے۔ لیکن اماموں سے جو حدیثیں مروی ہیں اور جنپر انہوں نے عمل کیا ہے وہ تمامہ مثل قرآن نہیں یعنی جو حدیث تقلیداً اپنی سمجھ میں آگئی۔ وہ مثل قرآن ہے۔ اور جن احادیث پر دوسرے مقلدین عمل کرتے ہیں۔ وہ ہزلیات ہیں۔ یہ تو اچھا خاصہ اتباع ہوائے نفس ہوا۔ جسکی ممانعت کلام مجید میں ہے۔ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ یعنے اے محمد تو نے اس شخص کو دیکھا۔ جس نے اپنے ہوائے نفس کو خدا بنالیا۔ پھر

ahmadmuslim.de

اہل حدیث ہی احادیث کو مثل قرآن کہتے ہیں مقلدین
نہیں کہتے۔ وہ قول امام کو واجب العمل سمجھتے ہیں اور
وہی ان کے نزدیک مثل قرآن ہے۔ وہ اہل تقلید
یہ اہلحدیث ع للناس فیما یعشقون مذاہب :-
قاعدہ ہے۔ کہ جس شے کو انسان دوست رکھتا ہو اپنے
کو اسی کی جانب منسوب کرتا ہے۔ اہل قرآن قرآن کو
عزیز رکھتے ہیں (اور ہر مسلمان کو عزیز رکھنا چاہئے)
وہ اپنے کو قرآن کیجانب منسوب کرتے ہیں ؎

تو و طوبیٰ و ما و قامت یار   فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

پھر زبان پر تو یہ قول۔ اجی صاحب! قرآن پر عمل کرنیکا
کون منکر ہے اور جب اہل قرآن کا نام بھی آجائے تو آگ
سر سے لگے اور تلووں سے نکل جائے۔ علماء مقلدین
واہلحدیث اپنے کو بڑے فخر سے اہل الذکر۔ اہل ہدیٰ۔ اہل بینہ۔
اہل فرقان بتلائینگے۔ مگر اہل قرآن کے نام سے جل بھن
جائینگے۔ حالانکہ مذکورہ بالا سب نام قرآن مجید ہی کے
ہیں۔ یہ تعصب و نزاع لفظی نہیں۔ تو کیا ہے؟
کوئی پوچھے۔ اہل قرآن تم سے کیا چاہتے ہیں اور
کیا کہتے ہیں۔ یہی کہ قرآن پر عمل کرو۔ اور ہمکو قرآن
ہی کافی ہے۔ جو احسن الحدیث ہے۔ لیکن تعصب
اور کورانہ تقلید یا تنے بھی دے۔ اہل قرآن تو اپنے
دلائل صرف قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ اور مقلدین
روایۃ احادیث سے۔ گویا خدا کے کلام کا معارضہ اور
مقابلہ انسانوں کے کلام سے کیا جاتا ہے۔
بھلا قرآنی صاحب اس کے جواب میں اگر کوئی شخص قرآن شریف
پر عمل کرنے کو لعنت اللہ علی الکاذبین کہدے۔ تو
آپ ناراض تو نہ ہونگے۔ اہل قرآن کے نام سے اس لئے
لوگوں کو رنج ہوتا ہے۔ کہ اس لفظ کے مصداق بننے کے
جو لوگ مدعی ہیں۔ جن میں یہ وصف ہیں ۱ حدیث رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ۲ قرآن شریف کے اتباع
کا دعوی کرکے اُس کی تحریف کرتے ہیں مثلاً جہاں رسول کے
اتباع کا حکم ہے۔ وہاں رسول سے مراد قرآن بتلاتے ہیں
حالانکہ یہ معنے کلام عرب اور اصول عربیت کے خلاف ہیں بلکہ
خود منشاء خداوندی کے بھی مخالف۔
۳۔ صحابہ کبار اور آئمہ اطہار اور بزرگان دین اور محدثین کو گمراہ
بتلاتے ہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو اتباع
طاغوت کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ نہ اسلئے کہ آپ قرآن شریف کے
اتباع کا دم بھرتے ہیں۔ اگر آپ قرآن شریف کے متبع ہوں تو

چشم ما روشن دل ما شاد

پھر آپ لکھتے ہیں :-

شخصی اور روائی مقلدین کا بڑے سے بڑا دعوی یہ ہے کہ
حدیث مثل قرآن ہے۔ حالانکہ اس سے بھی قرآن ہی کی فضیلت
اور ترجیح نکلتی ہے یعنی قرآن اصل ہے اور حدیث اسکی
مثل یعنے نقل ہے۔ کجا اصل کجا نقل۔ زید مثل شیر ہو
ظاہر ہے۔ کہ شیر کا درجہ بڑھا ہوا ہے۔ اگر مشبہ اور مشبہ بہ
درجے میں برابر ہیں تو تشبیہ محض فضول بلکہ تحصیل حاصل
ہوجائے اور غور سے دیکھئے تو یہ دعوے بھی محض زبانی
ہے اور درحقیقت اُن کے نزدیک حدیث مثل قرآن
نہیں۔ بلکہ قرآن سے افضل ہے ورنہ وہ اپنے کو ہرگز عامل
بالحدیث ثابت نکرتے بلکہ عامل بالقرآن ثابت کرتے قرآن
کو چھوڑکر حدیث پر عمل کیا گیا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ
حدیث کو قرآن سے افضل اور قرآن پر قاضی قرار دیا گیا۔

نعوذ باللہ من ہذا العقیدۃ۔

اس میں بھی آپ نے معمولی افترا اور بہتان سے کام لیا ہے اہلحدیث
اسلئے اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ کہ حدیث چونکہ اُن کے نزدیک قرآن
شریف کی شرح اور تفسیر ہے اسلئے شرح کی طرف منسوب ہونیسے
اصل متن کی طرف نسبت خود ہی ہوجاتی ہے اور متن کی طرف نسبت
ہونیسے شرح کا انتساب نہیں ہوسکتا۔ مثلاً جو شخص شرح ملا پڑھتا
ہوگا۔ وہ کافیہ بھی اسی میں پڑھیگا۔ مگر کافیہ خواں شرح ملا پڑھنیوالا

امام الدین

ahmadimuslim.de

میں شمار نہ ہو سکیگا - یہ نہیں کہ اہل حدیث قرآن چھوڑ کر حدیث پر عمل کرتے ہیں - اسکی کوئی مثال آپ دینگے - تو جواب دیا جائیگا - سردست یہ صرف آپکا ایجاد بندہ ہے (باقی باقی)

## قادیانی کے بطلان دعاوی کا فوٹو

نامہ نگار اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہیں

ناظرین کو واضح ہو - کہ مرزا صاحب بخیال خود ملہم ہیں - منجملہ اُن کے الہاموں کے اسوقت قابل غور بمقصد ذیل الہام ہے -

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم انہ اوی القریہ الخ رسالہ
دافع البلا صفحہ ۶ سطر ۲

مرزا صاحب اس الہام کی تفسیر یوں فرماتے ہیں - اس تمام وحی سے تین باتیں ثابت ہوئی ہیں - (اول) یہ کہ طاعون اسلئے دنیا میں آئی ہے - کہ خدا کے مسیح موعود (یعنے مرزا صاحب) سے نہ صرف انکار کیا گیا - بلکہ اسکو دکھ دیا گیا - الخ رسالہ دافع البلا صفحہ ۸ سطر ۱۹ و ۲۰ - دوسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی - وہ یہ ہے کہ طاعون اس حالت میں فرو نہ ہوگی - کہ جب لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لیں گے - (یعنے مرزا صاحب کو) اور کم سے کم یہ کہ شرارت اور ایذا اور بدزبانی سے باز آئیں گے - الخ رسالہ دافع البلا صفحہ ۹ شروع سطر ۱ - معترض مرزا صاحب طاعون کا سبب اگر آپکی مسیحت کا انکار ہی ہے - اور فرو ہونا طاعون کا آپکے دعوائے مسیحت پر موقوف ہے - تو بہتر ہے - کہ آپ گورنمنٹ کو اطلاع دیدیں کہ ٹیکہ وغیرہ جو انسداد طاعون کے لئے تدابیر کر رہی ہے - اور روپیہ ضائع نہ کریں - تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے - کہ خداوند تعالی بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے - گو ستر برس تک دنیا میں رہے - قادیان کو اسکے خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا - کیونکہ یہ اسکے رسول کا تخت گاہ ہے - الخ رسالہ دافع البلا صفحہ ۱۰ شروع سطر ۲ -

معترض - ناظرین کو واضح رہے کہ یہ ایک ایسا صاف دعوای مرزا صاحب کا ہے - جسکی ذرہ بھی تاویل نہیں ہو سکتی - کیا کوئی ایسا بشر ہوگا جسکو یہ معلوم نہ ہوگا - کہ قادیان اسقدر طاعون سے تباہ ہو گیا جو بمقابلہ گرد و نواح بہت بڑھکر ہے ہم ایک فہرست خاص باشندگان قادیان کیطرف سے ذیل میں درج کرتے ہیں - جو انہوں نے طاعون کی حالت میں ہمارے پاس ارسال کی تھی - مگر وہ صاحب یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ مرزائیوں کی تعداد اموات اسلئے کم ہے - کہ شروع ہی میں سب مرزائی بھاگ گئے تھے چنانچہ مرزا صاحب کا اسکول وغیرہ بند ہو گئے تھے ممکن ہو کہ اسکے بعد بھی کئی اموات ہوئی ہوں وہ فہرست یہ ہے - ہندو ۱۰۰ - مسلمان ۱۵۰ - مرزائی ۵۰ - چوہڑے ۲۵

معترض - مرزا صاحب ابھی تو دو سال کامل بھی گذرے نہیں کہ قادیان جسکو حضور دار الامان سے مشہور کرتے تھے طاعون سے تباہ ہو گیا - کیا اب آپکے الہامات سچے مانے جائیں؟ کیا آپکو مسیح موعود مانا جاوے کیا قادیان اب دار الامان ہے - کیا آپ سچے شفیع ہیں کیا آپ بروزی طور پر رسول ہیں نہیں ہرگز نہیں - نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد - ناظرین مذکورہ بالا دعوی مرزا صاحب جو کہ سراسر جھوٹا اور دھوکہ آپ پڑھ چکے ہیں - اور بالمشاہدہ دیکھ چکے ہیں باوجود مشاہدہ کہ پھر کوئی مرزائی انکے دعاوی کا معتقد ہو - ایسے اعتقاد پر افسوس صد افسوس - راقم - عبد الکریم مدرس عربی ہائی سکول منٹگمری

## آریہ ڈیبیٹنگ کلب امرتسر

کا سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ مئی کو ہوا حسب دستور آریوں کیطرف سے جلسہ کیوقت میں مباحثہ کا نوٹس تھا ہندؤں کیساتھ مورتی پوجا - بال بدھوا بیاہ پر بحث ہوتی رہی ہندؤں کیطرف سے سنسکرت کے فاضل پنڈت رام لال جی شاستری تھے خوب بحث ہوئی مسلمانوں کیساتھ پہلے روز گوشت خوری پر بحث تھی اور اس روز مسٹر غلام حسن طالب العلم نے تمام وقت گوشت خوری کا مضمون عمدہ طرح سے نبابا - اخیر وقت پر انجمن نصرت السنۃ کو وکیل جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل تشریف لائے تو مسٹر موصوف نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ جناب مولانا صاحب کے ہوتے ہوئے میں نہیں کہہ سکتا مگر چونکہ اوس روز وقت پورا ہو گیا تھا - اسلئے مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں کل آؤنگا اور نیوگ کے مسئلہ پر بحث اٹھاؤنگا اور آریہ سماج کی

ahmadimuslim.de

طرف سے نیوگ کی خلاصی ہو بتلائی جائے گی بڑی خوشی سے سنونگا۔ چنانچہ ۲۹ مئی کو مولوی صاحب مع اراکین انجمن نصرت السنہ امرتسر ٹھیک وقت پر پہنچے اور ڈیڑھ گھنٹہ بحث کیلئے مقرر تہا۔ مولوی صاحب موصوف نے پہلی تقریر میں سوال کیا۔ کہ آریوں کا دہرم ہے کہ جس کسی کے نطفے میں ضعف ہو وہ اپنی جورو کو اجازت دیو کہ کسی سے نطفہ ڈلوا کر اسکے لیئے بچہ پیدا کرے مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کام بیحیائی ہے بے غیرتی ہے۔ یا کیا ہے؟ بہت خوب جسکا جی چاہے کرے لیکن یہ کرے۔ سو خود کرنیگے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ باپ بیٹے کا تعلق تو نطفہ کی وجہ سے ہوتا ہے اس بچے میں اور عورت کے خاوند میں کیا تعلق ہے کیا یہ اسکا نطفہ ہے؟ جب کچھ بھی نہیں تو پہر وہ اسکا باپ اور یہ اسکا بیٹا کیوں کہلائے اس سوال کو مولوی صاحب موصوف نے ذرا واضح اور شستہ تقریر میں بیان فرمایا۔ ایسا کہ سب حاضرین اسکا مطلب سمجھ گئے مگر افسوس کہ اس سوال کا جواب آریوں کی طرف کے ماسٹر آتما رام جی نے یہ دیا کہ اگر کسی جوان کی مگر اوسکی بیوی بانجہہ ہے یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو تو وہ نوجوان کیا کرے اسکا جواب مولوی صاحب نے دیا۔ کہ اسکا جواب قرآن شریف نے دیا ہے اور نہایت عمدہ دیا ہے۔ مگر اسوقت میں بحیثیت سائل کھڑا ہوں جواب دینا آپکا کام ہے میرا نہیں آپ میرے سوال کا جواب دیں جب یہ مسئلہ طے ہو جائیگا۔ تو دوسرا اسٹیپ پیش کیا جائے گا۔ آپ بڑی خوشی سے جو چاہیں قرآن شریف پر سوال کریں مگر خلط ملط بحث نہ کریں۔ مگر افسوس کہ سارا وقت گذر گیا۔ مگر ماسٹر جی نے اس سوال کا کچھ بھی جواب نہ دیا۔ حالانکہ مولوی صاحب نے اونکو بہت کچھ ابھارا۔ اور عار دلائی کہ کسیطرح جواب دیں لیکن ماسٹر جی نے بھی ایک ہی کہی کہ کچھ بھی کہو مگر میں جواب نہ دونگا۔ آخر تمام وقت گذر گیا۔ اور تمام حاضرین یہ کہتے ہوئے نکلے کہ آج آریوں نے جیسی منہ کی کھائی ہے کبھی نہ کھائی تھی اس کے بعد سکھوں نے درخواست کی۔ کہ ہم سے بحث کرو۔ ستیارتھ پرکاش کے مضامین پر ہم بحث کریں گے مگر آریہ مولوی صاحب سے ابھی شکست فاش اٹھا چکے تھے جیسے کہیں ہو کہ سکھوں سے مباحثہ کرنے سے صاف لفظوں میں انکار کیا۔ یہانتک کہہ دیا کہ ہم ہار گئے حالانکہ سماج کی عادت ایسا کرنیوالے ہو کہ سکھوں دور کہ غرض بمع الیاسم

# استفتاء

**سوال نمبر (۱)** ۔ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے یا زندہ ہیں۔ اگر زندہ ہیں تو کہاں ہیں۔ اونکی زندگی اور دوبارہ تشریف لانے کے کونسے دلائل ہیں۔ اور جو ہیں وہ قرآن مقدس سے ہیں یا عقلی اور خیالی۔

**سوال نمبر (۲)** ۔ جو شخص صلیب پر چڑھایا گیا وہ کون تہا عوام کہتے ہیں۔ کہ وہ چور تہا۔ لیکن اوسکی صورت شکل حضرت عیسے کی ہو گئی اور جناب مسیح چوتھے آسمان پر اوٹھائے گئے تھے۔ کیا یہ ٹھیک بات ہے یا غلط۔ اگر ٹھیک ہے۔ تو کس آیت یا صحیح حدیث کی رو سے

**سوال نمبر (۳)** عہدہ امامت ۔ عہدہ نبوت کی کوئی جزو ہے۔ یا الگ۔ اگر جزو ہے۔ تو امام کو جزوی نبی کہنا جائز ہے یا ناجائز۔

راقم :- ابراہیم خان سوجرانوال

**جواب نمبر ۱** حضرت مسیح زندہ ہیں خدا فرماتا ہے۔ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ یعنے جتنے اہل کتاب ہیں (مسیح) کی موت سے پہلے ایمان لے آویں گے حدیث شریف میں آیا ہے:۔ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ (بیہقی) یعنے تم کیسے اچھے ہو گے جب حضرت مسیح آسمان سے آوینگے۔ یہ سوال کہ کہاں ہیں عقل سے دور ہے۔ جبرئیل میکائیل وغیرہ ملائکہ کہاں ہیں۔ یہاں زمین کے رہنے والوں کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ کہ کون کہاں ہے۔ اور کون کہاں؟ حالانکہ زمین بہ نسبت آسمان کے بہت ہی چھوٹی ہے۔ بلکہ نسبت ہی کچھ نہیں۔ تو آسمانیا کا سوال کیسے۔ جہاں خدا نے اونکو حکم کیا ہوگا۔ وہیں ہیں

نمبر (۲) صلیب کی بابت قرآن شریف میں اتنا آتا ہے۔ کہ:۔ شُبِّهَ لَهُمْ جسکے معنے ہیں۔ کہ مسیح علیہ السلام کا قتل یا صلب اونپر مشتبہ ہو گیا۔ جسکے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت آئی ہے۔ کہ وہ شخص جسکو سولی دیا گیا وہ شخص مسیح کا مخالف تہا اور یہ امر ممکن الوقوع ہے۔

ahmadimuslim.de

**جواب نمبر ۳** - عہدہ امامت نیابت نبوت ہے یعنے امام اور خلیفہ وقت نبی کا نائب ہوتا ہے جیسے نبی خدا کا نائب ہوتا ہے پس جسطرح نبی میں خدا کی ماہیت نہیں آجاتی - اسیطرح خلیفہ اور امام وقت میں نبوت کا کوئی جزو نہیں آتا - نبوت کوئی مرکب چیز نہیں بعض لوگوں کو اس حدیث سے شبہ ہوتا ہے جسمیں مذکور ہے - کہ سچا خواب نبوت کا چہیالیسواں جزو ہے - اسکے معنے ہیں - کہ نبوت کے آثار میں سے چہیالیسواں حصہ ہے - نہ کہ نبوت کی ماہیت کے جزو -

**سوال نمبر ۴** - زید جب پیدا ہوا - تو اسکے ماں باپ نے عقیقہ کسی سبب سے نہ کیا - یا انکو توفیق نہ تہی - یا عقیقہ کے فوائد نہ جانتے تھے اب زید اپنا عقیقہ بنفسہ خود کر سکتا ہے یا نہیں اور پیدائش بہی معلوم نہیں - تو کس طور سے وہ عقیقہ کرے ؟ **سوال نمبر ۵** - صدقہ فطر ایک ہی آدمی کو دیا جاوے - یا کہ کئی ایک کو - راقم (حافظ عبدالقادر متولی مسجد)

**جواب نمبر ۴** - بطور صدقہ کرے تو جائز ہے حدیث شریف میں آتا ہے - کہ اپنی اولاد کی طرف سے قربانی (یعنے عقیقہ) کیا کرو جبتک عقیقہ نہ ہو - بچہ محبوس رہتا ہے - نمبر ۵ - ایک شخص کو دے یا متعدد کو دے - کوئی حرج نہیں -

**سوال نمبر ۶** - جس شخص کی زمین رہن لی ہوئی ہو اور اس زمین میں سے اسکو غلہ مکی و گندم وغیرہ بہت آتا ہے اور وہ شخص سوا اسکے اور دستکاری بہی کرتا ہے جسکی آمد بہت ہے اور نمازی بہی ہے - گاہ بے نماز بہی ہو جاتا ہے اور خلیق بہی ہے اور کچھ مسجد کے کام میں امداد کرتا ہو کیا اسکے گہر کا کہانا جائز ہے یا نہیں ؟

**سوال نمبر ۷** - جو شخص کسی کے گہر دعوت کہا کر آیا مثلاً کوئی میٹھی چیز کہا کر آیا اُسنے پہر گہر آکر چند لقمہ نمکین کہانے سے کہائے غرض یہ ہو کہ دعوت کے اوپر اُسنے اپنے گہر یا اور کسی کے گہر تہوڑا سا کہانا پہر کہایا اس طرح کہانا جائز ہے یا نہیں ؟

**سوال نمبر ۸** - ایک شخص متولی مسجد ہے اور امام مسجد ہے - اسکو کوئی شخص روپیہ یا دو روپیہ دیگیا - کہ کسی مسجد کے کام میں صرف کرنا - اُس روپیہ سے ۸ یا ۴ کار خانگی میں خرچ کرلے - یہ خرچ کرنا اسکو جائز ہے یا نہیں ؟

**سوال نمبر ۹** - ایک شخص کسی زمانہ میں وترمیں دو قعدی کیا کرتا تہا - جب اسکو یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جناب رسالتمآب نے وتروں میں ایک ہی قعدہ کیا ہے پہر وہ ایک قعدہ کرنے لگا - اب اگر ایک قعدہ کی حالت میں بہول کر موافق پہلی عادت کے دو قعدی کر جاوے تو اسکو سجدہ سہو نکالنا پڑیگا - یا نہیں -

**جواب نمبر ۶** - جائز ہے یہودی باوجودیکہ بیاج لیتے تہے مگر چونکہ اور کاروبار بہی کرتے تہے اسلئے اُن کی دعوتیں قبول کی جاتی تہیں -

**جواب نمبر ۷** - یہ سوال مشکل ہے شائد عام شہرت سے متاثر ہو کر سائل نے سوال کیا ہو کہ دعوت کہا کر گہر سے نہیں کہانا چاہئے - جو بالکل بے اصل ہے

**جواب نمبر ۸** - جواب ظاہر ہے کہ جائز نہیں خیانت مجرمانہ ہے ہاں اگر متولی کی بہی کوئی تنخواہ مقرر ہے تو خرچ مذکور اپنے نام پر خرچ کر سکتا ہے

**جواب نمبر ۹** - سجدہ سہو لازم نہیں -

**سوال نمبر ۱۰** - ایک شخص امام کے پیچہے فاتحہ پڑہتا ہو کسی نماز میں وہ مسبوق ہے امام کیساتہ رکوع میں ملا - مگر اس رکعت کا رکوع تو مل گیا فاتحہ نہیں پڑہی وہ رکعت اسکی ہوئی یا نہیں ؟

**سوال نمبر ۱۱** - اپنی منکوحہ سے حالت حمل میں جماع کرنا وضع حمل تک جائز ہو یا نہیں ؟

**سوال ۱۲** - صدقہ فطر کا ہر ایک مسلمان پر ہے ؟ خواہ مقروض غریب محتاج مسکین ہو - یا اہل نصاب پر ہی ہے -

**سوال ۱۳** - قربانی کا گوشت چمار وغیرہ خاکروب و اہل ہنود وغیرہ کو دینا بہی جائز ہے یا نہیں ؟

**جواب نمبر ۱۰** - مدرک رکوع کے مدرک رکعت ہونے میں اختلاف ہو مگر خاکسار کے نزدیک رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی کیونکہ دو رکن (قیام اور فاتحہ) فوت ہوگئے ہیں نمبر ۱۱ - جائز ہو حدیث میں آتا ہو نمبر ۱۲ - صدقہ فطر کے وجوب میں بہی اختلاف ہے بعض علما نصاب کی قید لگاتے ہیں مگر حدیث میں آتا ہے کہ نابالغ بچوں بلکہ غلاموں پر بہی صدقہ فطر واجب ہے

# انتخاب الاخبار

**مرزا قادیانی** کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہر روز ہوتا ہے صرف ۲۸-۲۹ کی تعطیل کیوجہ سے ناغہ رہا۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ کی شہادت ہفتہ عشرہ میں بمشکل ختم ہوئی مرزائی وکیل نے مولوی صاحب اور انجمن نصرت السنہ امرتسر کی تحریروں سے ثابت کرنا چاہا کہ مولوی صاحب موصوف ہمارے قدیمی سخت مخالف ہیں انجام کیا ہوا۔ والعلم عند اللہ۔ مرزاجی بدستور گھنٹوں بحیثیت ملزمان عدالت کے کمرے میں کھڑے رہتے ہیں حافظ عبدالقدوس صاحب سہارنپوری جو مرزائیوں کی طرف سے گواہ تھے۔ ۲۳ مئی کی تاریخ پر حاضر نہ ہونے ان کے نام وارنٹ ضمانتی مبلغ پانسو روپے کا حکم ہوا۔

**نگینہ** ضلع بجنور صوبہ الہ آباد میں مسلمانوں اور آریوں کا مباحثہ بڑی شان وشوکت سے ہونیوالا ہے۔ ۵ جون سے ۷ جون تک رہیگا۔ آریہ بہت بڑی تیاری کر رہے ہیں۔ تحصیل دیوبند کے مباحثہ کی زک اتارنے کی فکر میں ہیں۔ مسلمان ہیں۔ کہ بدستور غافل۔ ہاں بھروسہ ہے تو یہ کہ اِنَّ جُندَ اللّٰہِ ھُمُ الغٰلِبُون (اللہ والے ہی غالب رہینگے) مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو بھی دعوت مباحثہ آئی ہے۔ آپ ۴-جون کو روانہ ہونگے۔ انشاء اللہ۔

**۲۳**-مئی کو بمقام قصبہ چندوسی میں وقت گیارہ بجے شب کے ڈاکا پڑا۔ اور اٹھارہ بیس آدمی حملہ آور تھے سوائے ایک دوکان ساہوکار کے کہ کچھ سامان بزازی بھی رکھتا تھا۔ اُس کا نقصان گیارہ ہزار کا ہوا۔ اور کسی پر صدمہ نہیں پہنچا۔ کچھ نقدی اور کچھ زیورات نقرئی وطلائی اور کچھ تھان ریشمی لے گئے تھانہ دار کو اطلاع دی گئی۔ اوسوقت اُس نے اُن چوروں کا تعاقب کیا۔ چند بندوقیں بھی طرفین سے چلیں مگر نقصان کسی کو کچھ نہ ہوا۔ اور وہ چور شہر کے شہر ہی میں غائب ہوگئے (عرب کے بدوؤں سے بھی بڑھ گئے وہ تو ایک مسلح ملک کے ہیں۔ مگر یہاں تو کئی پشتوں سے سلاح سے آشنا ہی نہیں۔ پھر یہ حال ہے۔ تو بدوؤں کو کیوں بدنام کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر)

**بریلی** میں ایک حلوائی کی عورت دودھ گرم پی گئی چند عرصہ کے بعد اسکی حالت غیر ہوگئی۔ ڈاکٹر اور حکیموں کو دکھلایا گیا۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ یہ مر گئی ہے۔ جب اُسکو چتا میں رکھدیا۔ تو وہ عورت کلبلائی لوگوں نے اُسے نکالکر پوچھا۔ کہ کیا حال ہے۔ اُس نے کہا۔ کہ مجھے فرشتے لیگئے تھے۔ اور خدا بیٹھا ہوا تھا۔ اور خدائن بیٹھی ہوئی اور چپ کر رہی تھی۔ فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا۔ اور خدائن نے کہا اسے چھوڑ دو۔ اسکی عمر ابھی باقی ہے سو میں ابھی زندہ ہوں۔ اُسکو لوگ گھر کو لے آئے۔ وہ عورت اب زندہ ہے (نامہ نگار اہلحدیث) (دماغی فتور ہوا ایڈیٹر)

**ہندوستانی** پانچ روپے کا نوٹ ولایت میں تیار ہو رہا ہے۔ نیا نوٹ پرانے نوٹ کی نسبت کسیقدر بڑا ہوگا۔ اور اوس پر تین کے بجائے چار دیسی زبانوں کے حروف ہونگے۔

**بنارس** میں ایک عام جلسہ پنڈتوں کا زیر صدارت ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بنارس ہوا ہے۔ جس میں سنسکرت کالج بنارس میں سنسکرت کو ترقی دینی منظور کیگئی ہے۔ (کیا مسلمانونکو بھی ٹہوکا دیں گے؟)

**بمبئی** کی خوبصورت عمارت راجہ بائی گھنٹہ گھر پر سے امسال پیشتر دو پارسی لیڈیاں گر کر مر گئی ہیں۔ اب کے پھر ایک نوجوان پارسی اُسپر سے گر کر مر گیا ہے۔

**وسط** ایران میں سے جو تار برقی لائن ہندوستانی تار برقی لائنوں کے ساتھ ملا دی گئی ہے۔

**تبتیوں** کو ارد گرد کی وادیوں سے برابر کمک پہنچ رہی ہے۔ ایک ہزار آدمی لاسہ سے اور دو بڑی توپیں خبر ہے۔ کہ وہاں آ رہی ہیں۔

**ٹڈی دل** شولاپور کے درختوں اور پودوں کا ستیاناس کر کے وہاں سے رخصت ہو گیا ہے آم کے درخت بالکل تباہ ہوگئے اور کاشتکاروں کی محنت رائیگاں گئی۔ (خدا کی پناہ)

۳۰-مئی کو باوجودیکہ ہم نے تبتیوں کی بڑی ہوئی چوکی پر قبضہ کر کے انہیں خوب سبق دیا تھا۔ مگر پھر بھی انہوں نے ہمارے عقب میں ۲ میل

ahmadimuslim.de

کے فاصلے پر گاؤں سے ایک سلسلہ پر قبضہ کر کے سلسلہ خط و کتابت بند کر دیا +

**ایک ہزار** اور تبتی لاسہ سے میدان جنگ کی طرف آ رہے ہیں اور گیانٹسی کی تبتی فوج کو کیولری کی اور کمک پہنچی ہے -

**۱۱ مئی** کو انبالہ میں ایک محمڈن بورڈنگ ہوس کا بنیادی پتھر رکھا گیا جسکے لیے ڈاکٹر خالق بخش صاحب نے ۱۵ سو روپے کی رقم عطا کی ہے -

**اب** ہر سال ٹیکہ چیچک لگانے کا مادہ کابل بھیجا جایا کریگا - کچھ مقدار امیر عبدالرحمن خاں کے عہد حکومت میں پنجاب سے جایا کرتی تھی - جو غفلت سے کچھ عرصہ تک بند رہی -

**امیر صاحب** کی صحت اب رو بترقی ہے - گو بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی کاٹنی پڑی تھی - میجر بڈ عنقریب ہندوستان کو واپس آنے والے ہیں -

**۱۸** کی خبر ہے کہ جاپانی نیو چوانگ کی طرف بڑھ رہے ہیں - اور پیر کے روز کینیگ کی روسی فوج تلوہ کے ساتھ ایک لڑائی ہوئی جس میں روسیوں کو تلوہ سے نکال دیا گیا -

**جاپانیوں** نے اپنی پیشقدمی میں جن جن مقامات لیاؤ ٹنگ پر قبضہ کیا تھا - انہیں خالی کر لیا ہے سینٹ رڈ کا نامہ نگار ٹٹیسن قطراز ہے کہ ایک لڑائی میں ۲ ہزار روسی ہلاک اور مجروح ہوئے -

**کاسکوں** کے ایک دستہ نے جاپانیوں کو فنگ ہنگچنگ سے ۱۱ میل کے اندر بھگا دیا - لڑائی ۲ گھنٹے تک جاری رہی -

**سینٹ پیٹرز برگ** میں بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل سٹوسل نے رپورٹ کی ہے کہ آرتھر کی نوجوں کا جتھا بنا کر جاپانیوں کو پسپا کر دیا اور اُن کے ایک ہزار آدمیوں کو زخمی کر دیا - روس کے ۱۵۰ - آدمی مارے گئے -

**دریائے یالو** کی لڑائی میں جاپانیوں کا نقصان حسب ذیل ہوا کل مقتول (۲۱۸) جنمیں (۵) افسر اور مجروح (۷۸۳) جن میں ۳۳ - افسر تھے - روسی (۱۳۶۳) مقتول اور (۶۱۳) مقید ہوئے -

**لارڈ کرزن** ۲ جولائی کو پلیموتھ بندرگاہ کے وارڈن بنائے جائیں گے +

# مجربات ادویات

**عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ** :- یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلے درجہ کی مقوی مہی مصفی خون مددِ ہاضمہ مزیل نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب مینفع دماغ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا سمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلے درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ۱ تین بوتل ۵ اور تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل ۱

**تقویت النسا** - حیض اور رحم کی ساری بیماریاں مثل غشیان سے بیخوابی - اسہال پیچش اختناق الرحم - کثرت یا قلت حیض وغیرہ جسکے باعث علاوہ گوناگون تکلیف برداشت کرنے کے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف بیخطا دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے - چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایکشیشی ۲ - اوٹس عہ اوٹس ۳

**طلا** - جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامان خیال کرتے ہیں تو اس بیبنظیر طلا کر استعمال سے بالکل صحیح ہو گو لیکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعضا کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فیشیشی تین روپیے (سے)

**دافع بواسیر** خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتی ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی بشرطیکہ عرصہ کی ہو - تو صرف پوڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی جاتی ہیں قیمت فی پڑیہ عہ دو پڑیہ عہ تین عہ

**جوہر ہاضمہ** :- اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک شیشی نوش فرمادیں بفضلہ تعالی کل امراض معدہ سے مخصوص ہیں گے قیمت فیشیشی ۱ اوٹس عہ

**روح دافع بخارات** نوبتی تیجہ و چوتھیہ وغیرہ - ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تیجہ و چوتھیہ وغیرہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاتے ہیں - قیمت ۱۲ - ۱ -

**المشتہر** حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات

بحکم الارشاد مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا